

كتاب الكافى شيعوں كى معروف و معتبر ترين حديثى كتاب اور علامه ثقة الاسلام كلينى كى جاولان تاليف هے يه كتاب تين جداگانہ حصوں ٲر مشتمل هے:

1 - اصول

2 - فروع

3 - روضه

جليل القدر مؤلف نے كتاب كے ٲهلے حصہ ميں آٹھ عناوين (فصلوں) كے تحت شيعوں كے اصول و اعتقادات كى تشريح اوران كے اعتقادى مسايل سے مربوط مطالب كا تذكره كيا هے۔

مؤلف نے ہر عنوان كو مختلف ابواب ميں تقسيم كيا هے اور ہر باب ميں متعدد روايات نقل كى هيں ان ميں سے بعض عناوين دو سو سے زيادہ ابواب ٲر مشتمل هيں البتہ ہر باب ميں ذكر شدہ روايات كى تعداد متفاوت هے كبهى تو ايك باب ميں صرف ايك هى روايت هے جب كه بعض ابواب ميں دسيوں روايات ذكر هوئى هيں ۔

كتاب كے اصلى عناوين اور خصوصيات

1۔ عنوان العقل و الجهل اس عنوان كے تحت صرف ايك باب هے جو 34 روايات ٲر مشتمل هے حضرت امام موسى كاظم عليه السلام كى هشام بن حكم كى نام سفارشيں بهى اسى باب ميں آئى هيں ۔

2۔ عنوان فضل العلم اس ميں بهت زيادہ ابواب هيں جن كے بعض مباحث اس طرح هيں:
" حصول علم كا واجب هونا "، " علم كے ذريعه روئى توڑنے والے لوگ "، " علم كى صفت، علم اور علماء كى فضيلت "، " كتابت اور اس كى فضيلت "، " عالم كى صفت "، " تقليد "، " عالم كا حق "، " بدعت، رائے اور قياس "، " بغير علم كے كلام كى ممانعت "، " تمام انسانوں كو قرآن اور سنت كى ضرورت " ۔

3 ۔ عنوان التوحيد اس ميں بهى درج ذيل موضوعات ٲر روشنى ڈالى گئى هے :
" كائنات كا حدوث اور اس كا خالق "، " معرفت خدا كا معمولى درجہ "، " اس كى ذات كے بارے ميں گفتگو سے ممانعت "، " نظريه رويت خدا كا بطلان "، " خدا كے ذاتى صفات "، " ارادہ اور اس كے ديگر صفات افعالى "، " اسمائے الهى كے معانى "، " مشيئت اور ارادہ "، " بد بختى اور خوش بختى "، " جبر و قدر اور امر بين الامرين "

4 ۔ عنوان الحجة كافى كے حصہ ء اصول كے عنوان " ايمان اور كفر " كے بعد سب سے وسيع و عريض عنوان يهى هے اس ميں بهت زيادہ روايات ايك سو تيس سے زيادہ ابواب ميں ذكر هوئى هيں كه هم ان كى سرخيوں كو يهاں ٲر ذكر كر رهے هيں ۔

1 ۔ حجت خدا كى ضرورت

2 - انبیاء و مرسلین اور ائمہ کے طبقات

3 - رسول، نبی اور محدث میں فرق

4 - معرفت امام اور اس کی اطاعت کا لزوم

5 - ائمہ کے صفات (صاحبان امر، خزان علم، انوار الہی، ارکان زمین وغیرہ)

6 - ائمہ کے سامنے اعمال کا پیش ہونا

7 - ائمہ کا وارث علوم انبیاء ہونا

8 - ائمہ کے پاس چیزیں (قرآن کا مکمل علم، کتب انبیاء، صحیفہ فاطمہ، جفر و جامعہ وغیرہ)

9 - علم ائمہ اور اس میں اضافے کی مختلف جہتیں

10 - ائمہ اثنا عشر میں ہر ایک پر دلالت کرنے والے نصوص

11 - تاریخ ائمہ کے چنندہ اوراق

5 - عنوان الایمان و الکفر الکافی کے حصہ اصول کا سب سے وسیع و گسترده عنوان یہی ہے جو دو سو سے زیادہ عناوین پر مشتمل ہے -

اس عنوان کے اصلی مباحث اس طرح ہیں:

"خلقت مومن و کافر"، "اسلام و ایمان کا معنی"، "مومن کے صفات اور ایمان کے حقائق"، "اصول و فروع کفر"، "گناہ اور اس کے آثار اور اقسام"، "کفر کے اقسام" -

6 - عنوان الدعاء یہ عنوان دو حصوں میں ہے:

پہلا حصہ: دعا کی فضیلت اور آداب کے بیان میں ہے اس حصہ میں پہلے "آثار دعا"، "دعا کے وسیلہ سے قضا و قدر الہی کی تبدیلی"، "تمام بیماریوں کی شفا" اور اس کا استحباب بیان کیا گیا ہے پھر اس کے بعد آداب دعا جیسے "دعا میں سبقت"، "قبلہ رخ بیٹھنا اور دعا کے وقت یاد خدا میں رہنا"، "پنہانی دعا"، "دعا کے مناسب اوقات" دعا میں اجتماعی شرکت کا بیان ہے -

دوسرا حصہ: اس حصہ میں بعض دعائیں اور چھوٹے چھوٹے اذکار یا بعض خاص حالات کی دعائیں جمع کی گئی ہیں جیسے "خواب سے بیدار ہونے کے وقت کی دعا"، "گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعا"، "نماز کی تعقیبات"، "بیماریوں کے وقت کی دعا" یا "قرائت قرآن کرتے وقت کی دعا" وغیرہ

7 - عنوان فضل القرآن اس میں چودہ باب ہیں جیسے حاملین قرآن کی فضیلت، قرأت قرآن، ترتیل و حفظ قرآن وغیرہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اسی طرح ہر روز کس مقدار میں قرآن کی تلاوت کرنی چاہئے وغیرہ کا بیان موجود ہے -

8 - عنوان المعیشتہ کافی کے حصہ اصول کا آخری عنوان یہی ہے جس میں درج ذیل مضامین ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں:

"ہم نشینی کا لزوم"، "اچھی معاشرت"، "اچھے اور برے ہمنشین"، "آداب و وظائف معاشرت"، "سماجی تعلقات"، "ایک دوسرے کو سلام کرنا"، "بڑوں کا احترام"، "کریموں کا احترام"، "بزم کی باتوں کو امانت سمجھنا"، "پڑوسی کا حق"، "میاں بیوی کا حق"، "نامہ نگاری" وغیرہ

کتاب کافی کا دوسرا حصہ "فروع الکافی" نام رکھتا ہے جس میں فقہی مسائل سے متعلق روایات ہیں۔

فروع الکافی کے عناوین درج ذیل ہیں:

- 1 . کتاب الطہارۃ
- 2 . کتاب الحيض
- 3 . کتاب الجنائز
- 4 . کتاب الصلاة
- 5 . کتاب الزكاة والصدقة
- 6 . کتاب الصيام
- 7 . کتاب الحج
- 8 . کتاب الجهاد
- 9 . کتاب المعيشة
- 10 . کتاب النکاح
- 11 . کتاب العقیقة
- 13 . کتاب الطلاق
- 14 . کتاب العتق والتدبير والمکاتبة
- 15 . کتاب الصيد
- 16 . کتاب الذبائح
- 17 . کتاب الاطعمة
- 18 . کتاب الاشربة
- 19 . کتاب الزی والتجمل
- 20 . کتاب الدواجن
- 21 . کتاب الوصايا
- 22 . کتاب المواريث
- 23 . کتاب الحدود
- 24 . کتاب الديات
- 25 . کتاب الشهادات
- 26 . کتاب القضاء والاحکام
- 27 . کتاب الايمان والنذور والكفارات

یہ یاد دہانی ضروری ہے کہ فروع کافی کے بعض عناوین فقہی کتابوں میں مستقل طور پر لائے جاتے ہیں جبکہ اجارہ، بیع، رهن، عاریہ، ودیعه وغیرہ کافی کے عنوان المعيشة میں، اور امر بالمعروف عنوان الجهاد میں، نیز زیارات عنوان الحج میں ذکر ہوئے ہیں ۔

فروع کافی، کتاب کافی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔

الکافی کا تیسرا حصہ " روضة الکافی " کے نام سے معروف ہے جس میں مختلف موضوعات سے متعلق روایات بغیر کسی خاص نظم و ترتیب کے ذکر کی گئی ہیں۔

نمونہ کے طور پر ذیل کے عناوین ملاحظہ ہوں:

- 1 - بعض آیات قرآن کی تفسیر و تاویل
- 2 - ائمہ معصومین کے وصایا و مواظ
- 3 - خواب اور اس کی قسمیں
- 4 - بیماریاں اور اس کا علاج
- 5 - تخلیق کائنات کی کیفیت اور بعض موجودات
- 6 - بعض بزرگ پیغمبروں کی تاریخ
- 7 - شیعوں کے فضائل و وظائف
- 8 - صدر اسلام کی تاریخ اور خلافت امیر المومنین سے متعلق بیانات
- 9 - حضرت مہدی اور ان کے اصحاب کے صفات اور زمانہ ظہور کے حالات
- 10 - بعض اصحاب و اشخاص جیسے ابوذر، سلمان، جعفر طیار، زید بن علی وغیرہ کی تاریخ زندگی -

روایات کی تعداد

روایات کافی کی تعداد بڑی مختلف بتائی گئی ہے علامہ شیخ یوسف بحرانی نے کتاب لؤلؤة البحرين میں 16199 حدیث، ڈاکٹر حسین علی محفوظ نے مقدمہ کافی میں 15176 حدیث، علامہ مجلسی نے 16121 حدیث اور ہمارے بعض ہم عصر بزرگوں جیسے عبد الرسول الغفار نے 15503 حدیث شمار کی ہیں۔ (الکلینی و الکافی ص402)

البتہ یہ اختلاف، روایات کے شمار کرنے کی نوعیت سے تعلق رکھتا ہے اس طرح سے کہ بعض نے جو روایات دو سند سے ذکر ہوئی ہیں انہیں دو روایت اور بعض نے ایک ہی مانا ہے اسی طرح بعض نے "مرسل" روایات کو جو "وفی رواية اخرى" جملہ کے ساتھ ذکر ہوئی ہیں انہیں ایک الگ حدیث سمجھا ہے جب کہ بعض نے انہیں علاحدہ حدیث نہیں سمجھا ہے البتہ بعض جگہوں پر روایات کی تعداد کا اختلاف نسخوں میں اختلاف کی وجہ سے ہے۔ (الکلینی والکافی ص399)

اہمیت کافی

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگانے کے لئے ہم پہلے اس میدان کے شہسواروں اور حدیث کے بزرگوں کے کلمات کا تذکرہ کریں گے اس کے بعد اس کتاب کے بعض خصوصیات کو بیان کریں گے -

شیخ مفید: جناب کلینی کے ہم عصر شمار ہوتے ہیں کافی کے بارے میں لکھتے ہیں: کتاب کافی شیعوں کی برترین اور پر فائدہ ترین کتاب ہے۔ (تصحیح الاعتقاد ص202)

شہید اول: شہید محمد بن مکی، ابن خازن کو لکھے گئے اپنے اجازہ میں شیعوں کی حدیثی کتابوں کو شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کتاب کافی کے مانند شیعوں میں حدیث کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے (بحار الانوار ص107 190)

شہید ثانی: شیخ ابراہیم میسی کے نام اپنے اجازہ میں کتاب کافی کو بقیہ تین کتابوں الفقیہ، التہذیب، الاستبصار کے ہمراہ اسلام و ایمان کا ستون شمار کرتے ہیں۔

مجلسی اول: کا بھی دعویٰ ہے کہ مسلمانوں میں کتاب کافی کے مانند کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ (بحار الانوار ج 110 ص 70)

مجلسی ثانی: اپنی کتاب مرآة العقول یعنی کتاب کافی کی مفصل شرح میں لکھتے ہیں: کتاب کافی تمام کتب اصول و جوامع سے جامع تر اور مضبوط کتاب ہے اور فرقہ ناجیہ شیعہ امامیہ کی بزرگترین و بہترین کتاب ہے۔ (مرآة العقول ج 1 ص 3)

علامہ مامقانی: کا کہنا ہے کہ کافی کے مانند اسلام میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب امام زمان علیہ السلام کے سامنے پیش کی گئی امام نے اسے پسند کیا اور فرمایا: یہ کتاب ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے (تنقیح المقال س 3 ص 202)

آقابزرگ تهرانی: عظیم ترین ماہر کتابیات آقا بزرگ تهرانی کا کہنا ہے کہ کتاب کافی کتب اربعہ میں برترین کتاب ہے اور اس کے مانند روایات اہلبیت پر مشتمل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ (الذریعہ ج 17 ص 245)

خصوصی امتیازات

- 1۔ اس کتاب کے مؤلف نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا زمانہ اور امام زمانہ علیہ السلام کے چار نائبین کا زمانہ درک کیا ہے۔
- 2۔ مؤلفین اصول کے زمانہ سے نزدیک ہونے کے باعث مؤلف نے بہت کم واسطوں سے روایات نقل کی ہیں یہی وجہ ہے کہ کافی کی بہت سی روایات فقط تین واسطوں سے نقل ہوئی ہیں۔ (دیکھئے کتاب ثلاثیات الکلینی و قرب الاسناد تالیف امین ترمس العاملی)
- 3۔ کتاب کے عناوین بڑے مختصر اور واضح ہیں جو ہر باب کی روایات کا پتہ دیتے ہیں۔
- 4۔ روایات بغیر کسی دخل و تصرف کے نقل ہوئی ہیں اور مصنف کے بیانات احادیث سے مخلوط نہیں ہیں۔
- 5۔ مصنف کی کوشش رہی ہے کہ صحیح اور واضح احادیث کو باب کے آغاز میں اور اس کے بعد مبہم و مجمل احادیث کو ذکر کریں۔ (اصول کافی ج 1 ص 10 مقدمہ مترجم سید جواد مصطفوی)
- 6۔ حدیث کی پوری سند ذکر ہوئی ہے اسی لئے یہ کتاب تہذیب الاسلام، الاستبصار اور من لا یحضرہ الفقیہ سے متفاوت ہے۔
- 7۔ مؤلف نے انہیں روایات کو ذکر کیا ہے جو باب کے عنوان سے سازگار ہیں اور متضاد احادیث کے نقل سے پرہیز کیا ہے۔
- 8۔ روایات کو ان کے باب کے علاوہ جگہوں پر ذکر نہیں کیا ہے۔
- 9۔ کتاب کے ابواب کو بڑے دقیق اور منطقی انداز سے تنظیم کیا ہے: عقل و جہل پھر علم اس کے بعد توحید کو شروع کرتے ہیں در حقیقت معرفت شناسی کے بعض مباحث کو پہلے مرحلے میں قرار دیا ہے پھر اس کے بعد توحید و امامت تک پہنچتے ہیں اس کے بعد اخلاقی روایات کو نقل کر کے فروع اور احکام تک پہنچتے ہیں اور آخر میں مختلف قسم کی روایات کو کشکول کے مانند جمع کیا ہے۔

کافی پر کئے گئے اشکالات کی حقیقت

فن حدیث کے ماہر بزرگوں نے کتاب کافی کی بڑی تجلیل و تکریم کے پہلو میں اس پر کچھ اعتراضات بھی کئے ہیں:

الف: علامہ فیض کاشانی نے اپنی کتاب وافی کے مقدمہ میں درج ذیل اشکال کئے ہیں:

1 - کافی میں بہت سے فقہی احکام نہیں بیان کئے گئے ہیں -

2 - کافی میں بعض جگہ قول مخالف کی روایات کو ذکر نہیں کیا گیا ہے -

3 - کافی میں مشکل اور مبہم الفاظ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے -

4 - کافی میں بعض عناوین کے ابواب اور روایات میں مد نظر ترتیب کا خیال نہیں رکھا گیا ہے اور کبھی تو غیر جگہ پر ذکر کر دیا گیا ہے یا ایک عنوان کو حذف کر کے دوسرا غیر ضروری عنوان ذکر کیا گیا ہے -

ب: بعض متضاد روایات یا مسلمات مذہب کے خلاف روایات موجود ہیں جو اس کتاب پر اشکال کے طور پر ذکر کی جاتی ہیں بعنوان مثال کافی میں کچھ ایسی روایات پائی جاتی ہیں جو تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں اور شیعہ عقیدہ کے خلاف ہیں -

ج: بعض ایسے اسماء ہیں جیسے محمد، احمد، حسین، محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد وغیرہ جو چند افراد میں مشترک ہیں مصنف نے اس سلسلہ میں کوئی توضیح نہیں دی ہے لہذا واضح نہیں ہو پاتا کہ اس سے کون مراد ہے البتہ بعض جگہوں پر قرائن کے ذریعہ مد نظر راوی یا مروی عنہ کی تشخیص دی جا سکتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ راہ ہر جگہ راہ گشا نہیں ہے اور منظور نظر راوی مبہم رہ جاتا ہے -

د: اگلا اشکال یہ ہے کہ یہ طے ہے کہ شیخ کلینی نے تمام روایات کو اپنے استاد سے نہیں سنا ہے بلکہ بعض کو سنا ہے اور بعض کو اجازہ کی شکل میں ان سے دریافت کیا ہے حالانکہ دونوں صورتوں میں سند متصل اور معتبر ہے لیکن کلینی نے ان دونوں میں فرق قائم نہیں کیا ہے اور سب کو ایک ہی کلمہ " عن " کے ذریعہ ایک دوسرے سے متصل کر دیا ہے درحالیکہ بعض مؤلفین نے ان دونوں قسموں میں لفظ " حدثنا " اور لفظ " روينا " کے ذریعہ فرق قائم رکھا ہے -

ه: بعض نے کلینی پر یہ اعتراض کیا ہے کہ کیوں کافی میں انہوں نے بعض راویوں کے قطعاً ضعیف ہونے کے باوجود ان سے روایت نقل کی ہے جیسے: وہب بن وہب (ابو البختری) احمد بن ہلال، محمد بن ولید صیرفی، عبد اللہ بن قاسم حارثی وغیرہ

ان تمام اشکالات و اعتراضات کے سلسلہ میں کتاب الکافی و الکلینی اور کتاب الکلینی و کتابہ الکافی میں بحث کی گئی ہے ہم ان اشکالات کے سلسلہ میں فی الحال کوئی فیصلہ نہیں کرتے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ اگر سارے اعتراضات صحیح مان بھی لئے جائیں تب بھی شیخ کلینی کے کام کی عظمت سے انکار نہیں کیا جاسکتا نیز ان کی کتاب پر اطمینان و اعتبار میں بھی کمی نہیں آئے گی البتہ کوئی کتاب سوائے اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب قرآن کے محفوظ نہیں اور کوئی مؤلف سوائے ائمہ معصومین علیہم السلام کے کہ جن کو خدا نے عصمت سے نوازا ہے خطا و غلطی سے محفوظ نہیں ہے -

کیا روضۃ الکافی، کافی کا جزء ہے ؟

بعض لوگ روضۃ الکافی کو کلینی کے آثار میں نہیں شمار کرتے بلکہ اسے السرائر کے مؤلف جناب ابن ادریس کی طرف نسبت دیتے ہیں اس لئے اسے کافی کا حصہ تسلیم نہیں کرتے مقابل میں کافی لوگ اسے کافی کا جزء اور کلینی کی تالیف مانتے ہیں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو کو کتاب الکلینی و الکافی میں ص 408 سے ص 415 تک اور کتاب الکلینی و کتابہ الکافی میں ص 132 سے ص 140 تک ملاحظہ کیا جاسکتا ہے ۔

کافی پر انجام شدہ تحقیقات

کتاب کافی اپنی تالیف کے پہلے مرحلہ سے ہی علماء اور محدثین کی توجہ کا مرکز بنی رہی ہے اسی لئے اس کتاب پر بڑا کام ہوا ہے ۔

شیخ آقا بزرگ تهرانی نے اپنی کتاب الذریعہ میں اصول یا پوری کتاب کی 27 شرح کا تعارف پیش کیا ہے (الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ ج 13 ص 94 تا ص 100، ج 14 ص 26 تا ص 228، المعجم المفہرس لالفاظ بحار الانوار ج 1 ص 66 تا ص 67) اسی طرح اس کتاب پر دس حاشیہ بھی شمار کیا ہے (الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ ج 6 ص 181، المعجم المفہرس لالفاظ بحار الانوار ج 1 ص 66)

اسی طرح بعض دیگر اہل قلم نے کتاب کافی کے سلسلہ میں بڑا کام ہونے کا تذکرہ کیا ہے کہ جن میں بہت سے آثار چھپ نہیں سکے ہیں یا بعض دسترس میں ہی نہیں ہیں (ثامر ہاشم حبیب، الشیخ الکلینی و کتابہ الکافی ص 158 تا ص 177) قابل ذکر بات یہ ہے کہ "ثقة الاسلام کلینی بین الاقوامی کانفرنس" نے کافی سے متعلق قابل ملاحظہ آثار جو ابھی تک منتشر نہیں ہوئے ہیں آمادہ یا نشر کرنے جارہی ہے ۔

یہاں پر کتاب کافی سے متعلق نشر شدہ آثار کی طرف چند حصوں میں اشارہ کیا جاتا ہے ۔

الف) شروح اور حواشی 1

- "التعلیقۃ علی کتاب الکافی" محمد باقر حسینی معروف بہ میر داماد (متوفی 1041ھ) تحقیق سید مہدی رجائی (مطبعہ خیام قم 1403ھ)، 22+404 ص

یہ تعلیقہ اصول کافی کی کتاب حجت تک ہے تعلیقہ کے ساتھ اصل روایات بھی چھپی ہیں اسی طرح شارح کی ایک اور کتاب بنام "الرواشح السماویہ" بھی ہے جس میں علم حدیث کے بعض قواعد اور کافی کے مقدمہ کی شرح ہے جو در حقیقت اس تعلیقہ کی جلد اول شمار کی جا سکتی ہے ۔

2 - "شرح اصول الکافی" صدر الدین شیرازی (متوفی 1050ھ)، (مکتبۃ محمودی تہران 1391ھ ش) 492 ص

یہ شرح اصول کافی کی کتاب الحجۃ کے آخر تک ہے جو محمد خواجوی کی تصحیح کی ساتھ دو جلد میں موسسہ مطالعات و تحقیقات کے توسط سے چھپ چکی ہے اس شرح کو محمد خواجوی نے فارسی میں ترجمہ

- بھی کیا ہے اور اسی پبلشر کی طرف سے دو جلد میں طبع ہوئی ہے ۔
- 3 . " الحاشیة علی اصول الکافی " رفیع الدین محمد بن حیدر النائینی، تحقیق: محمد حسین درایتی (دار الحدیث قم، 1383ھ ش) 672 ص وزیری سائر
- 4 . " الحاشیة علی اصول الکافی " سید بدر الدین بن احمد الحسینی العاملی، تحقیق: علی فاضلی (دار الحدیث قم 1383ھ ش) 352 ص وزیری سائر
- 5 . " الدر المنظوم من کلام المعصوم " علی بن محمد بن حسن بن زین الدین عاملی (1103 یا 1104ھ) تحقیق: محمد حسین درایتی (دار الحدیث قم 1385ھ ش) ج1، 717 ص وزیری سائر
- 6 . " مرآة العقول " محمد باقر مجلسی (متوفی 1110ھ) دار الکتب العلمیة تهران 1404ھ 1363ھ ش 26 ج ۔
- 7 . «شرح الکافی، الاصول والروضة»، محمد صالح مازندرانی، تعلیق: میرزا ابو الحسن شعرانی (تهران، المكتبة الاسلامیة 1342) 12 ج ۔
- یہ شرح صرف اصول کافی اور روضة الکافی کو شامل ہے ۔ 8 . «الشافی فی شرح اصول الکافی»، 3 ج، عبد الحسین المظفر (مطبعة الغری، نجف اشرف 1389ھ 1969ع)۔

(ب) تراجم

- 1 . «اصول کافی»، ترجمہ و شرح فارسی: سید جواد مصطفوی (تهران، دفتر نشر فرہنگ اہل بیت، 2ج)؛ یہ ترجمہ، متن احادیث کے ہمراہ ہے ۔
- 2 . «الروضة من الکافی»، ترجمہ و شرح فارسی: سید ہاشم رسولی محلاتی (تهران، انتشارات علمیہ اسلامیہ) 2ج، 297 + 259 ص۔ اس کتاب میں احادیث کا عربی متن بھی درج ہے ۔
- 3 . «الکافی»، انگریزی ترجمہ، المؤسسة العالمیة للخدمات الاسلامیة۔
- اس ترجمہ کی اب تک 13 جلدیں عربی متن کے ہمراہ نشر ہو چکی ہیں ۔

(ج) تلخیصات

- 1 . «گزیدہ کافی»، فارسی ترجمہ و تحقیق: محمد باقر بہبودی (تهران، شرکت انتشارات علمی و فرہنگی، 1396ش) 6جزء تین مجلد میں ۔ (ج1 معارف و آداب ج2: طہارت، صلات ج3: زکات روزہ ج4: حج، معیشت ج5: ازدواج، مشروبات ج6: زینت و گل و گلشن) ۔
- 2 . «خلاصہ اصول کافی» فارسی ترجمہ، علی اصغر خسروی شبستری (تهران، کتاب فروشی امیری، 1351ش)، 270 ص۔
- 3 . «الصحيح من الکافی»، 3 ج، محمد باقر بہبودی (الدار الاسلامیة، 1401ھ 1981ع)۔
- 4 . «درخشان پرتوی از اصول کافی»، سید محمد حسینی ہمدانی (قم، مؤلف، 1406ق)۔

د) معاجم و راہنما

- 1 - «المعجم المفهرس لالفاظ اصول الكافي»، الياس كلانتری (تهران، انتشارات كعبه).
- 2 - «المعجم المفهرس لالفاظ الاصول من الكافي»، على رضا برازش (تهران، منظمة الاعلام الاسلامي، 1408هـ 1988ع، اول) ج 2، 2011 ص.
- 3 - «الهادي الى الفاظ اصول الكافي»، سيد جواد مصطفوي (آستان قدس رضوي، مشهد، 1406هـ)، ج 1، ص 413 ص، حرف شين تک .
- 4 - «فهرس احاديث اصول الكافي»، مجمع البحوث الاسلامية، (آستان قدس رضوي، مشهد، 1409هـ)
- 5 - «فهرس احاديث الروضة من الكافي»، مجمع البحوث الاسلاميه (آستان قدس رضوي، مشهد، 1408هـ).
- 6 - «فهرس احاديث الفروع من الكافي»، مجمع البحوث الاسلامية (آستان قدس رضوي، مشهد، 1410هـ).
- 7 - «فهرس احاديث الكافي»، بنياد پژوهش‌های اسلامي آستان قدس رضوي.

ه) اسناد و رجال كافي

1. «تجريد اسانيد الكافي و تنقيحها»، حاج ميرزا مهدي صادقي (قم، 1409هـ).
2. «الموسوعة الرجالية»، حسين طباطبائي بروجردي، 7 ج، تصحيح و تكميل: ميرزا حسن النوري (مجمع البحوث الاسلامية، مشهد، 1413هـ / 1992ع).
- اس مجموعہ کی پہلی جلد بعنوان «ترتيب اسانيد كتاب الكافي» 567 صفحہ ميں اورچوتھی جلد بعنوان «رجال أسانيد او طبقات رجال الكافي»، 468 صفحہ ميں كافي سے متعلق ہے .

و) كافي سے مربوط

- 1 - «دفاع عن الكافي»، ثامر ہاشم حبيب العميدى (مركز الغدير للدراسات الاسلامية، 1415هـ / 1995ع) ج 2، 768 + 789 ص.
- 2 - «الشيخ الكليني البغدادي و كتابه الكافي»، ثامر ہاشم حبيب العميدى (مكتب الاعلام الاسلامي، قم، 1414هـ / 1372هـ ش)، 495 ص. اس كتاب ميں شيخ كليني كى ذاتي اور علمي زندگي، كافي كے سلسلہ ميں ان كى علمي كاوشیں فروع كافي ميں ان كى كيا روش رہي ہے بيان كيا گيا ہے .
- 3 - «بين الكليني و خصومه، موقف محمد ابو زبرة من الكليني»، عبدالرسول الغفار (دار المحجة البيضاء، بيروت، 1415هـ / 1995ع)، 96 ص. اس كتاب ميں مصري رائٹر ابو زهره كے كافي پر اعتراضات كا جواب ديا گيا ہے .
- 4 - «بحوث حول روايات الكافي»، امين ترمس العاملي (مؤسسة دارالهجرة، قم، 1415هـ)، 200 ص.
- 5 - «دراسات في الكافي للكليني والصحيح للبخاري»، ہاشم معروف الحسني (1388/1968ع)، 365 ص. مولف نے اس كتاب ميں (كافي اور بخاري) كے درميان مقائسہ كيا ہے اور كچھ عناوين كا انتخاب كر كے اپنا فيصلہ سنایا

ہے ۔

6 ۔ «ثلاثیات الکلینی و قرب الاسناد»، امین ترمس العاملی (مؤسسة دارالحديث الثقافية، قم 1417ھ / 1376ھ ش)، 445 ص اس کتاب کے مقدمہ میں شیخ کلینی کے حالات زندگی اور ثلاثیات کی اصطلاحات کی توضیح کے بعد صرف تین واسطوں سے معصومین علیہم السلام تک متصل ہونے والی روایات کو انتخاب کیا ہے جن کی تعداد کل 135 بنتی ہے ۔

7 ۔ «الکلینی و کافی»، الدکتور عبدالرسول الغفار (مؤسسة النشر الاسلامی، قم، 1416ھ)، 589 ص۔

منبع: «حیة الشیخ محمد بن کلینی»، دکتہر ثامر حبیب عمیدی -

«فرہنگ کتب حدیثی شیعہ»، سید محمود مدنی بجستانی -

«آشنایی با متون حدیث و نہج البلاغہ»، مہدی مہریزی